



## سوال

(977) کیا طلبہ کا اقامتی جگہ پر نماز قصر کرنا درست ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے کچھ اہل حدیث بھائی جو کہ طالب علم ہیں۔ ایک مسجد میں عرصہ سے رہتے ہیں اور قصر نماز پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مسافر ہیں۔ ان کی مدتِ اقامت چھ ماہ سے زیادہ ہے۔ جب مسجد میں امام بن کر نماز پڑھتے ہیں تو بھی قصر پڑھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مقامی لوگوں میں تشویش پیدا ہوتی ہے کہ یہ لوگ کیوں چارکی بجائے دو رکعت ہی مسلسل پڑھتے ہیں؟ تراویح کی طرح نماز کو بھی کم کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ سفر کے لیے مدت کا کوئی تعین ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ مسافر کتنے روز کسی جگہ اقامت اختیار کر کے قصر پڑھ سکتا ہے۔ مختلف اقوال میں سے احتیاطی بات یہ ہے کہ مسافر تین یا چار روز تک قصر کرے اور اگر زیادہ مدت قیام کی نیت ہو تو پوری پڑھے۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ ”حجۃ الوداع“ کے موقع پر چار ذوا الحجہ کو نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آٹھ تاریخ کو یہاں سے نکلے ان دنوں مکہ میں آپ ﷺ کا قیام عزم و جزم (پختہ ارادے) سے تھا۔ اس کے علاوہ دیگر روایات جن میں مختلف اعداد کا ذکر ہے، یہ تردد (غیر یقینی حالت) پر محمول ہیں۔ ان سے عزم و جزم کے ساتھ کسی ایک جگہ قیام کا اظہار نہیں ہوتا۔ اس صورت میں بلا تحدید ایام (دنوں کی تعیین کے بغیر) قصر پڑھی جاسکتی ہے۔ لہذا بلا معقول عارضہ بحالتِ اقامت (بغیر کسی عذر کے مقیم ہونے کی حالت میں) فعل قصر کو اختیار کیے رکھنا شکوک و شبہات سے خالی نہیں جب کہ حدیث میں ہے:

’دع نایبیک الی نالایبیک‘ صحیح البخاری، باب تفسیر المشبہات، (سنن الترمذی، رقم: ۲۵۱۸، سنن النسائی، باب الحث علی ترک الشبہات، رقم: ۵۷۱۱)

یعنی شکی شے کو چھوڑ کر غیر شکی کو اختیار کرنا چاہیے۔

ہذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتوى  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## كتاب الصلوة: صفحہ: 794

محدث فتویٰ